https://farid.ps/articles/israel_is_treating_palestinians_worse_than_livestock/ur.html

فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کی غیر انسانی سلوک: مویشیوں کے ساتھ سلوک سے بھی بدتر ایک منظم ظلم

اسرائیل کی فلسطینیوں کے خلاف غیر انسانی سلوک کی مہم ان کے وجود پر ایک منصوبہ بند اور بے رحم حملہ ہے، جو انہیں مویشیوں سے بھی کم درجے پر لے آتا ہے، اور انہیں قابل استعمال اشیاء کے طور پر کنٹرول کیا جاتا ہے، استحصال کیا جاتا ہے، اور مٹایا جاتا ہے۔ نسل کشی کی بیان بازی، سخت گیر انتظامی حراست، اذیت ناک جیل کے حالات، غزہ میں اجتماعی قتل عام، غیر رضامندی سے طبی طریقہ کار، تاریخی طور پر تصدیق شدہ اعضاء کی کٹائی، اور ان جرائم کو چھپانے کے لیے لاشوں کی دانستہ تحویل یا اجتماعی دفن کے ذریعے، اسرائیل نے فلسطینیوں کی انسانیت کو خوفناک درستگی کے ساتھ چھین لیا ہے۔ لاشوں کو اس وقت تک روکے رکھنا جب تک کہ وہ پوسٹ مارٹم کے قابل نہ رہیں یا ان کا بے نشان اجتماعی قبروں میں دفن کرنا محض غفلت نہیں بلکہ ایک شیطانی کوشش ہے کہ ظلم کے ثبوتوں کو مٹایا جائے اور اسرائیل کو جوابدہی سے بچایا جائے۔ یہ مضمون غیر متزلزل یقین کے ساتھ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ طرز عمل ایک اخلاقی اور قانونی گھناؤنا عمل ہے، جو دہائیوں سے جاری فلسطینیوں کے خاتمے کے منصوبے میں جڑی ہوئی ہے، جو عالمی مذمت اور انصاف کا تقاضہ کرتی ہے۔

نسل کشی کی بیان بازی: غیر انسانی سلوک کی بنیاد

اسرائیل کا غیر انسانی سلوک ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے جو اجتماعی شعور کو زہر آلود کرتے ہیں، فلسطینیوں کو غیر انسانی مخلوقات میں تبدیل کرتے ہیں جو زندگی یا وقار کے مستحق نہیں ہیں۔ اپنے قیام سے لے کر، رہنماؤں نے فلسطینی وجود کو مسترد کرنے کے لیے زبان کو ہتھیار بنایا ہے۔ گولڈا میئر کا 1969 کا بدنام زمانہ بیان، "فلسطینی نامی کوئی چیز نہیں تھی... وہ موجود نہیں تھے،" نے ان کی شناخت اور تاریخ کو مٹا دیا، اور ایسی پالیسیوں کی بنیاد رکھی جو انہیں غیر موجودہ سمجھتی ہیں (The Language of Genocide)۔ یہ بیان بازی موجودہ رہنماؤں میں بھی جاری ہے جو تشدد کو جواز بنانے کے لیے غیر انسانی سلوک کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ اکتوبر 2023 کے بعد وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کے خطابات، جن میں فلسطینیوں کو بائبلی امالیکیوں سے تشبیہ دی گئی—جن کا مکمل خاتمہ الٰہی طور پر لازم ہے—اور انہیں "اندھیرے کے بچوں" کہا گیا، انہیں وجود کے لیے خطرہ

قرار دیتے ہیں جن کا خاتمہ ضروری ہے (Dehumanising Palestinians)۔ وزیر دفاع یوآو گالنٹ کا خوفناک دعویٰ، "ہم انسانی جانوروں سے لڑ رہے ہیں اور ہم اسی کے مطابق عمل کر رہے ہیں،" غزہ کے محاصرے کے ساتھ تھا جس نے خوراک، پانی اور بجلی بند کر دی، واضح طور پر فلسطینیوں کو جانوروں کے طور پر پیش کیا جو بھوک سے مستحق ہیں (In Israel, Rhetoric Dehumanizing Palestinians)۔ وزیر خزانہ بیزالیل سموٹریچ کا افسوس کہ دنیا "اسرائیل کو 20 لاکھ شہریوں کو بھوک سے مرنے کی اجازت نہیں دے گی" ایک نسل کشی کے ارادے کو ظاہر کرتا ہے جو اجتماعی موت کو حل کے طور پر معمول بناتا ہے (Israeli Society's Dehumanization)۔ یہ زبان سول سوسائٹی میں بھی سرایت کر گئی ہے، جہاں میڈیا شخصیات جیسے یہودا شلیزینگر فلسطینی قیدیوں کے ساتھ زیادتی کی وکالت کرتے ہیں، اور کنیسٹ کے ارکان دلیل دیتے ہیں کہ فوجیوں کو کوئی حدود نہیں ہونی چاہئیں، بشمول جنسی تشدد (Israeli Society's Dehumanization)۔ ایسی بیان بازی محض مبالغہ آرائی نہیں ہے؛ یہ ایک دانستہ پیش خیمہ ہے جو فلسطینیوں کے دکھ کو مناتا ہے، ان کی زندگیوں کو مویشیوں سے بھی کم قدر دیتا ہے جو اس طرح کے زہریلے حملوں سے محفوظ ہیں۔

انتظامی حراست: ایک کافکائی گہرائی

اسرائیل کی انتظامی حراست کی پریکٹس ایک گھناؤنا کنٹرول کا میکانزم ہے، جو فلسطینیوں—اکثر نابالغوں—کو بغیر کسی الزام، مقدمے یا وضاحت کے جیل میں ڈالتا ہے، ایک قانونی خلا میں جو انسانی وقار کو چیلنج کرتا ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کے مطابق، نومبر 2023 تک 9,400 سے زائد فلسطینی، جن میں سینکڑوں بچے شامل ہیں، حراست میں ہیں، جن میں سے 3,242 سے زیادہ انتظامی طور پر حراست میں ہیں (UN Report)۔ حراست میں رکھے گئے افراد کو غیر قانونی جنگجوؤں کے قانون کے تحت 140 دن تک وکلاء یا خاندانوں سے رابطہ کرنے سے روک دیا جاتا ہے، اور انہیں بین الاقوامی کمیٹی آف دی ریڈ کراس (ICRC) کے دوروں سے منع کیا جاتا ہے، جو بین الاقوامی شہری اور سیاسی حقوق کے معاہدے (ICCPR) اور بچوں کے حقوق کے کنونشن (CRC) کی خلاف ورزی ہے (Amnesty International)۔ یہ رازداری، جہاں خاندان اپنے پیاروں کی قسمت سے لاعلم رہتے ہیں، ایک قابل استعمال اشیاء کی طرح سلوک کو عکاسی کرتی ہے، نہ کہ حساس مخلوقات کی۔ 2024 میں توسیع شدہ یہ قانون بغیر عدالتی نگرانی کے حراست کی اجازت دیتا ہے، فلسطینیوں کو آواز اور مرئیت سے محروم کرتا ہے۔ نابالغ، جیسے کہ ایک 14 سالہ لڑکے کو 24 دن تک حراست میں رکھا گیا اور تشدد کا نشانہ بنایا گیا، خاص طور پر ہولناک حالات کا سامنا کرتے ہیں، ان کی جوانی کو ایک ایسی نظام میں نظر انداز کیا جاتا ہے جو انہیں غیر معینہ مدت تک قید کرنے کے لیے خطرہ سمجھتا

ہے (Amnesty International)۔ مویشیوں کے برعکس، جن کی افادیت کے لیے بنیادی دیکھ بھال کی جاتی ہے، فلسطینیوں کو ان کی شخصیت کے دانستہ خاتمے کا نشانہ بنایا جاتا ہے، ان کا وجود ایک بیوروکریٹک نوٹ تک کم کر دیا جاتا ہے۔

حراست میں اذیت ناک حالات: جہنم میں اترنا

اسرائیلی حراستی سہولیات کے حالات فلسطینیوں کی غیر انسانی سلوک کی گواہی ہیں، جو حراست یافتگان کو اذیت، زیادتی اور غفلت کے ایک ڈراؤنے خواب کے گہرائی میں ڈبو دیتے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل، بی ٹسلیم، اور اقوام متحدہ کی رپورٹس ایک ہولناک تصویر پیش کرتی ہیں: حراست یافتگان کو پنجرے نما دیواروں میں قید کیا جاتا ہے، آنکھوں پر پٹی باندھی جاتی ہے، ہتھکڑیاں لگائی جاتی ہیں، اور ڈائپر پہننے پر مجبور کیا جاتا ہے، انہیں خوراک، پانی، بستر، اور طبی دیکھ بھال سے محروم رکھا جاتا ہے (B'Tselem)۔ تشدد منظم ہے—مارپیٹ، بجلی کے جھٹکوں، واٹر بورڈنگ، چھت سے لٹکانا، اور کتوں کے حملوں کی دستاویزات موجود ہیں، جن میں اکتوبر 2023 سے کم از کم 54 افراد کی حراست میں اموات ہوئی ہیں (UN Report)۔ جنسی تشدد عام ہے، گروہی زیادتی، آگ بجھانے والے نوزل جیسے اشیاء سے زیادتی، اور کتوں کے ذریعے زیادتی کے گواہوں کے بیانات، خاص طور پر سدے تیمن میں، اقوام متحدہ اور نیو عرب کی رپورٹس کے مطابق (New Arab)۔ خواتین اور بچوں کو خاص طور پر ہولناک حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، انہیں سینیٹری پیڈ سے محروم رکھا جاتا ہے اور ننگے جسم کی تلاشی لی جاتی ہے، ایک نرس نے اقوام متحدہ کی سماعت میں زیادتی سے خون بہنے کی گواہی دی (RFI)۔ بی ٹسلیم کی طرف سے ان سہولیات کو "اذیت کیمپ" کہنا ان کی وحشیانہ نوعیت کو اجاگر کرتا ہے، جو مویشیوں کی غفلت سے بھی آگے نکل جاتا ہے، جنہیں کم از کم ان کی قدر برقرار رکھنے کے لیے خوراک اور پناہ دی جاتی ہے۔ اس کے برعکس، فلسطینیوں کو دانستہ طور پر تکلیف دی جاتی ہے، ان کے جسم اور روح کو توڑ دیا جاتا ہے تاکہ ان کے غیر انسانی درجے کو تقویت ملے، جو کوئی جانور اس طرح کی منظم ظالمانہ سلوک سے نہیں گزرتا۔

غزہ میں اجتماعی قتل عام: ایک نسل کشی کا ظہور

خاص طور پر اکتوبر 2023 سے غزہ میں فلسطینیوں کا اجتماعی قتل عام غیر انسانی سلوک کی ایک خوفناک تکمیل ہے، جس میں 53,000 سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں، جسے ایمنسٹی انٹرنیشنل اور اقوام متحدہ نے ممکنہ نسل کشی کا نام دیا ہے (Amnesty International)۔ اسرائیل کے بے ترتیب فضائی حملوں، جو ہسپتالوں، اسکولوں، اور پناہ گزین کیمپوں کو نشانہ بناتے ہیں، فلسطینی زندگیوں کے لیے بے حس لاپرواہی کی عکاسی کرتے ہیں، جو انہیں "انسانی

جانوروں" کے طور پر پیش کرنے والی بیان بازی سے جواز پیش کی جاتی ہے۔ محاصرے نے خوراک، پانی اور دوائیں بند کر دیں، جس سے بھوک اور بیماریاں پھیل گئیں، سموٹریچ کے تبصروں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک قابل قبول نتیجہ ہے (Israeli Society's Dehumanization)۔ اقوام متحدہ کے اندازوں کے مطابق، غزہ کے 70 فیصد مکانات اور بنیادی ڈھانچے کی تباہی کا مقصد اس علاقے کو ناقابل رہائش بنانا ہے، جو جنیوا کنونشنز کے اجتماعی سزا کے خلاف منع کرنے کی صریح خلاف ورزی ہے (UN Report)۔ مخصوص ظلم، جیسے کہ الاہلی بپٹسٹ ہسپتال پر فضائی حملہ، جس نے سینکڑوں افراد کو ہلاک کیا، تشدد کے پیمانے کو اجاگر کرتا ہے (Dehumanising Palestinians)۔ یہ جنگ نہیں ہے؛ یہ خاتمہ ہے، فلسطینیوں کو کیڑوں کی طرح ختم کرنے کی کوشش ہے، جو مویشیوں سے کہیں بدتر ہے جنہیں اس طرح کی بے مقصد تباہی سے بچایا جاتا ہے۔ جنوری 2024 میں بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ) نے اپنے عارضی اقدامات میں اسرائیل کو نسل کشی کو روکنے کا حکم دیا، پھر بھی فلسطینیوں کی موت کو معمول بنانے والی غیر انسانی بیان بازی سے ایندھن لیتے ہوئے، قتل عام جاری ہے (ICJ Ruling)۔

غیر رضامندی سے طبی طریقہ کار: جسمانی تقدس کی خلاف ورزی

اسرائیل کے مبینہ طبی بدسلوکی—رضامندی یا اینستھیزیا کے بغیر طریقہ کار انجام دینا—فلسطینیوں کی جسمانی سالمیت کی ایک گھناؤنی خلاف ورزی ہے، جو ان کے جسموں کو استحصال کے لیے اشیاء کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ سدے تیمن میں ہتھکڑیوں سے زخموں کی وجہ سے "معمول" کے مطابق کٹوتیوں کی رپورٹس، جو ناقص حالات میں کی گئیں، طبی غفلت کی طرف اشارہ کرتی ہیں، اگر دانستہ نقصان نہ ہو، جیسا کہ اپریل 2024 کی سی این این رپورٹ میں بتایا گیا (CNN Report)۔ اگر رضامندی یا اینستھیزیا کے بغیر کیے جائیں تو ایسی کارروائیاں ICCPR کے غیر رضامندی سے طبی اقدامات کے خلاف منع اور تشدد کے خلاف کنونشن (CAT) کی خلاف ورزی کرتی ہیں، جو تشدد یا غیر انسانی سلوک کی تشکیل کرتی ہیں۔ حراستی سہولیات میں شفافیت اور طبی ریکارڈ تک رسائی کی کمی بدسلوکی کے شبہات کو بڑھاتی ہے۔ مویشیوں کے برعکس، جن کے طبی علاج کو ان کی افادیت کو یقینی بنانے کے لیے منظم کیا جاتا ہے، فلسطینیوں کو ایسی کارروائیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے جو ان کے وقار اور خود مختاری کو نظر انداز کرتی ہیں، ان کے غیر انسانی درجے کو سزا یا تجربات کے محض برتنوں کے طور پر تقویت دیتی ہیں۔

تاریخی اعضاء کی کٹائی اور لاشوں کی تحویل کے ذریعے چھپاؤ

اسرائیل کی تاریخی طور پر اعضاء کی کٹائی کی منظوری، اس کی موجودہ پریکٹس کے ساتھ کہ فلسطینی لاشوں کو اس وقت تک روکے رکھا جائے جب تک کہ وہ پوسٹ مارٹم کے قابل نہ رہیں یا اجتماعی قبروں میں دفن نہ کر دیا جائے، اس کے گھناؤنے جرائم کو

چھپانے کے ارادے کی ایک مذمتی ثبوت ہے۔ 2009 میں، ابو کبیر فارنسک انسٹی ٹیوٹ کے سابق سربراہ ڈاکٹر یہودا حس نے اعتراف کیا کہ 1990 کی دہائی میں پیتھالوجسٹس نے فلسطینیوں، اسرائیلیوں، اور غیر ملکی کارکنوں کی لاشوں سے خاندان کی رضامندی کے بغیر آنکھوں کی پتلی، جلد، دل کے والوز، اور ہڈیوں کی کٹائی کی تھی، جیسا کہ دی گارڈین نے رپورٹ کیا (The Guardian)۔ اس اعتراف نے تصدیق کی کہ فلسطینی لاشوں کا استحصال کیا گیا، ان کی تقدس کو اس طرح سے پامال کیا گیا جیسے بے جان اشیاء سے وسائل نکالے جاتے ہیں۔ یورو-میڈ ہیومن رائٹس مانیٹر (2023) کے حالیہ الزامات دعویٰ کرتے ہیں کہ غزہ سے واپس کی گئی لاشوں میں جگر اور گردوں جیسے اعضاء غائب ہیں، حالانکہ تنازعہ اور سڑن کی وجہ سے فرانزک ثبوت مشکل ہیں (Euro-Med Monitor)۔ جدلیہ کے مطابق، 370 سے زائد لاشوں کی دانستہ تحویل، جن میں سے 115 سے زیادہ موگ میں اور 256 کو "نمبروں کا قبرستان" کہلانے والی نمبر والی قبروں میں رکھا گیا ہے، ایک ایسی حکمت عملی ہے جو ایسی بدسلوکیوں کو ظاہر کرنے والے پوسٹ مارٹم کو روکنے کے لیے بنائی گئی ہے (Jadaliyya)۔ 5 اگست 2024 کو غزہ کو واپس کی گئی 89 سڑی ہوئی لاشوں کو ناصر ہسپتال کے قریب ایک اجتماعی قبر میں شناخت کے بغیر دفن کیا گیا، جیسا کہ الجزیرہ نے رپورٹ کیا، اور 25 ستمبر 2024 کو 88 لاشوں کو ان کے ناقابل شناخت حالت کی وجہ سے قبول کرنے سے انکار کیا گیا، جیسا کہ مڈل ایسٹ آئی نے بتایا، جو ثبوتوں کو مٹانے کی دانستہ کوشش کی طرف اشارہ کرتا ہے (Al Jazeera, Middle East Eye)۔ مویشیوں کے برعکس، جن کی باقیات کو ریگولیٹری نگرانی کے ساتھ سنبھالا جاتا ہے، فلسطینی لاشوں کو ان کی انفرادیت کو مٹانے اور ممکنہ جرائم کو چھپانے کے طریقوں سے روک دیا جاتا ہے یا پھینک دیا جاتا ہے، جو ایک ایسی پریکٹس ہے جو جرم اور عدم سزا کی چیخ اٹھتی ہے۔

قانونی مضمرات: بین الاقوامی قانون پر ایک واضح حملہ

اسرائیل کے اقدامات بین الاقوامی قانون پر ایک بے شرم حملہ ہیں، جو متعدد فریم ورکس کو بغیر سزا کے پامال کرتے ہیں: - **اقوام متحدہ کا چارٹر**: آرٹیکل 1 کا انسانی حقوق کا مطالبہ فلسطینی وقار کو مسترد کرنے والی غیر انسانی پالیسیوں سے چیلنج کیا جاتا ہے (UN Charter)۔ - **ICCPR اور CAT**: من مانی حراست، تشدد، اور غیر رضامندی سے طبی اقدامات آرٹیکل 7 اور 9 کی خلاف ورزی کرتے ہیں، اعضاء کی کٹائی تشدد اور زخمی کرنے کی تشکیل کرتی ہے (ICCPR, CAT)۔ - **جنیوا کنونشنز**: چوتھا کنونشن تشدد، اجتماعی سزا، اور مردوں کے ساتھ بے عزتی کی ممانعت کرتا ہے، جو غزہ، حراستی طریقوں، اور لاشوں کی تحویل میں واضح ہے (Geneva Conventions)۔ - **روم سٹیٹٹ**: نومبر 2024 میں بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC) کے نیتن یاہو اور گالنٹ کے لیے جنگی جرائم کے لیے گرفتاری کے وارنٹ، جن میں قتل، تشدد، اور بھوک شامل ہیں، انفرادی جوابدہی

کو اجاگر کرتے ہیں (ICC Cases)۔ - **ICJ فیصلہ (جولائی 2024):** اسرائیل کی قبضے کو غیر قانونی قرار دیا، جس میں من مانی حراست اور اجتماعی سزا سمیت منظم خلاف ورزیوں کا حوالہ دیا گیا (ICJ Ruling)۔ - **تحفظ کی ذمہ داری (R2P):** مبینہ نسل کشی اور انسانیت کے خلاف جرائم عالمی مداخلت کے فرائض کو متحرک کرتے ہیں، لیکن سیاسی اتحاد عمل کو روکتے ہیں (R2P)۔ - **رواجی بین الاقوامی انسانی قانون (IHL):** غیر ضروری تکلیف کی ممانعت کرتا ہے اور مردوں کے ساتھ احترام کے ساتھ سلوک کا تقاضا کرتا ہے، دونوں اسرائیل کے طریقوں سے پامال ہوتے ہیں (Customary IHL)۔

پوسٹ مارٹم کو روکنے کے لیے لاشوں کی تحویل چوتھے جنیوا کنونشن کے آرٹیکل 16 کی براہ راست خلاف ورزی ہے، جو عزت دار دفن کا تقاضا کرتا ہے، اور رواجی IHL کے احترام کے ساتھ دفن کے مینڈیٹ کی۔ یہ اقدامات جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم، اور ممکنہ نسل کشی کی تشکیل کرتے ہیں، جو مقدمہ چلانے، پابندیوں، اور بین الاقوامی مداخلت کا تقاضا کرتے ہیں۔

اخلاقی گہرائی: مویشیوں سے بھی بدتر

مویشی، جن کی اقتصادی افادیت کی قدر کی جاتی ہے، کو کھانا کھلایا جاتا ہے، پناہ دی جاتی ہے، اور ان کی قدر کو یقینی بنانے کے لیے منظم کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، فلسطینیوں کو ایک دانستہ خاتمے کی مہم کا نشانہ بنایا جاتا ہے—انہیں بھوکا رکھا جاتا ہے، اذیت دی جاتی ہے، قتل کیا جاتا ہے، اور استحصال کیا جاتا ہے، ان کی لاشوں کو جرائم چھپانے کے لیے روک دیا جاتا ہے یا پھینک دیا جاتا ہے۔ اعضاء کی کٹائی کا تاریخی اعتراف اور سڑن تک لاشوں کی تحویل کی موجودہ پریکٹس ایک خوفناک ارادے کو ظاہر کرتی ہے کہ جوابدہی سے بچا جائے، فلسطینی باقیات کو عزت کے مستحق انسانی زندگیوں کے طور پر نہیں بلکہ مٹائے جانے والے نبوتوں کے طور پر سلوک کیا جاتا ہے۔ یہ محض ایک غلطی نہیں ہے؛ یہ ایک منظم کوشش ہے کہ فلسطینیوں کو مکمل فراموشی تک غیر انسانی بنایا جائے، ان کے دکھ کو غائب کیا جائے اور ان کی اموات کو غیر اہم بنایا جائے۔

نتیجہ: انصاف کا مطالبہ

اسرائیل کی طرف سے فلسطینیوں کی غیر انسانی سلوک—نسل کشی کی بیان بازی، انتظامی حراست، اذیت ناک حالات، اجتماعی قتل عام، طبی بدسلوکی، تاریخی اعضاء کی کٹائی، اور لاشوں کی تحویل اور اجتماعی قبروں کے ذریعے جرائم کے دانستہ چھپاؤ کے ذریعے—ایک اخلاقی اور قانونی گھناؤنا عمل ہے۔ یہ ایک قوم کو مویشیوں سے بھی کم درجے پر لے آتا ہے، جسے انسانیت کے اخلاقی بنیادی اصولوں کو مسترد کرنے والی حساب شدہ ظالمانہ سلوک سے نمٹا جاتا ہے۔ عالمی برادری کو فیصلہ کن طور پر عمل کرنا چاہیے: جامع پابندیاں عائد کریں، ICC اور ICJ کی تحقیقات کی حمایت کریں، R2P کو نافذ کریں، اور روکی گئی لاشوں کی فوری رہائی

اور مناسب دفن کا مطالبہ کریں۔ اسے نظر انداز کرنا ایک اخلاقی گہرائی کو قبول کرنا ہے جہاں ایک پوری قوم مٹائی جاتی ہے، ان کے دکھ کو ضمنی نقصان کے طور پر مسترد کیا جاتا ہے۔ دنیا کو اسرائیل کے مظالم کا اسی عجلت سے مقابلہ کرنا چاہیے جیسا کہ وہ کسی دوسرے نسل کشی کے لیے مطالبہ کرے گی، ان فلسطینیوں کے لیے انصاف کو یقینی بناتے ہوئے جن کی انسانیت کو اس قدر بے رحمی سے مسترد کیا گیا ہے۔

کلیدی حوالہ جات

- Dehumanising Palestinians
- Amnesty International
- UN Report
- B'Tselem
- Al Jazeera
- Middle East Eye
- Jadaliyya
- The Guardian
- Euro-Med Monitor
- CNN Report
- ICJ Ruling
- ICC Cases
- New Arab
- RFI